REGD L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

195

انّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسٰی ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

الفضل

روزنامہ

لاہور پاکستان

یوم جمعہ

شرح چندہ

سالانہ چندہ	۲۱	روپے
ششماہی	۱۱	"
سہ ماہی	۶	"
ماہوار	۲½	"

قیمت فی پرچہ

ڈیڑھ آنہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲	یکم اکتوبر ۱۳۲۷ ہش	۲۶ ذیقعد ۱۳۶۷ھ	یکم اکتوبر ۱۹۴۸ء	نمبر ۲۲۳

پاکستان کے ہر شہری کو مسلح کر دیا جائیگا

(لیاقت علی خاں)

کوئٹہ ۳۰ ستمبر۔ وزیر اعظم پاکستان مسٹر لیاقت علی خاں آج کوئٹہ وارد ہوئے۔ آپ نے عوام کے ایک بہت بڑے اجتماع کے سامنے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس وقت سب سے اہم مسئلہ پاکستان کے دفاع کا ہے۔ اور حکومت نے تمام کاموں سے اسے ترجیح دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ آپ نے کہا حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ پاکستان کے ہر شہری کو مسلح کر دے گی۔ پاکستان یہ تیاریاں کسی ملک پر خاص کر ہندوستان پر حملہ کرنے کے لئے نہیں۔ بلکہ اپنی حفاظت کے لئے کر رہا ہے۔

راجہ غضنفر علی کی آمد

کراچی ۳۰ ستمبر۔ ایران میں پاکستان کے سفیر راجہ غضنفر علی اگلے ہفتہ کراچی پہنچ جائیں گے۔

کشمیر کی جنگ

تراڑکھل ۳۰ ستمبر حکومت آزاد کشمیر کی وزارت دفاع کا امروزہ اعلان مظہر ہے کہ راجوری کے محاذ پر پانچ گھنٹے کی مسلسل لڑائی کے بعد آزاد فوج نے ہندوستانی سپاہیوں کی بہت بری گت بنائی۔ تفصیل یوں بیان کی جاتی ہے کہ حکومت ہند کے دو بٹالین (باقی صفحہ)

مشرقی سماٹرا میں لڑائی شروع ہو گئی

جوگجا کارتا ۳۰ ستمبر۔ اطلاع ملی ہے کہ مادیون کے بعد لڑائی اب مشرقی سماٹرا میں ولندیزی مقبوضہ علاقہ میں شروع ہو گئی ہے۔ دوسری اطلاع میں کہا گیا ہے کہ مشرقی سماٹرا اور ولندیزی فوج کے تصادم کے بعد ان میں ۱۳ اور ۱۴ ستمبر کو نہایت خوفناک جنگ ہوئی۔

باغیوں نے مادیون کا پل جلا دیا

جوگجا کارتا ۳۰ ستمبر۔ کرنل سنگ کو نو جنہیں ریپبلکن حکومت نے اشتراکیوں کی بغاوت فرو کرنے کے لئے تعینات کیا تھا اپنا ہیڈ کوارٹر کدیری میں قائم کر کے باغیوں کے خلاف نہایت سرعت سے قدم بڑھایا۔ یہ اطلاع ملی ہے کہ جمہوریہ کی فوجوں نے چی پو برد نیگورو اور بلیطار میں بغاوت فرو کر دی ہے۔ اور اب صرف باغیوں کی سرگرمیاں مادیوں میں دیکھنے میں آتی ہیں۔

اطلاع میں مزید کہا گیا ہے کہ اشتراکیوں نے ریپبلکن فوج کی پیش قدمی روکنے کے لئے مادیون پل اڑا دیا ہے۔

لاہور ۳۰ ستمبر مسٹر اقبال شیدائی کی زیر قیادت ایک وفد عنقریب پیرس جائیگا۔ تاکہ پاکستان کے ممبران کو پاکستان کے حالات سے مطلع کر سکے

بیگم لیاقت علی کی تقریر

راولپنڈی ۳۰ ستمبر۔ بیگم لیاقت علی نے آج صبح عورتوں کے ایک اجتماع کے سامنے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ اس وقت سب سے بڑی ضرورت یہ ہے کہ ہم اپنے اندر ایمان۔ اخلاص اور تنظیم و نسق پیدا کریں اور جس طرح قائداعظم نے تلقین کی ہے۔ پاکستان کے دفاع کے لئے ہر ممکن کوشش کریں عورتوں کو زیادہ سے زیادہ زنانہ نیشنل گارڈ میں شامل ہونے اور اے۔ آر۔ پی کی تربیت لینے کی بھی آپ نے اپیل کی۔ اس کے بعد زنانہ نیشنل گارڈ کے ایک دستہ کا معائنہ کیا۔

مٹی کے تیل سے کنٹرول ہٹانے کا فیصلہ

لاہور ۳۰ ستمبر حکومت مغربی پنجاب نے مٹی کے تیل کی تقسیم اور قیمت سے کنٹرول ہٹانے کا فیصلہ کر لیا ہے جسے عنقریب نافذ العمل کیا جائے گا۔

پاکستان اور ہند کے چار بڑوں کی گول میز کانفرنس

لکھنؤ ۳۰ ستمبر معلوم ہوا ہے کہ سوشلسٹ پارٹی نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ مسئلہ کشمیر کے پاکستان اور ہندوستان کے گورنر جنرلوں اور وزراء عظام کی ایک گول میز کانفرنس ہو۔ اس میں قضیہ کشمیر کے متعلق پر امن طریقہ سے کوئی آخری فیصلہ کیا جائے۔ تاکہ دونوں مملکتوں کے تعلقات خوشگوار ہو سکیں۔ پارٹی کے ارکان کا خیال ہے کہ سلامتی کونسل کے ارکان اس مسئلہ کو حل نہیں کر سکتے۔ کیونکہ وہ برّ اعظم ہندو پاکستان کے باشندے نہ ہونے کی وجہ سے کشمیر کے حالات سے بے خبر ہیں۔ پاکستان اور ہندوستان کے چار بڑوں کی مشترکہ کانفرنس مسئلہ کشمیر کا حل نکال سکتی ہے۔

حیدر آباد میں "دیندار جماعت" ابھی تک مقابلہ کر رہی ہے

حیدر آباد ۳۰ ستمبر معلوم ہوا ہے کہ حیدر آباد کی جماعت دیندار کے کارکن ابھی تک متعدد مقامات پر ہندوستانی فوج کا مقابلہ کر رہے ہیں۔ اور اسے جانی اور مالی نقصان پہنچا رہے ہیں۔ اس جماعت کے راہنما کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ اور اس کے گھر سے کافی اسلحہ برآمد کیا گیا ہے۔ سید قاسم رضوی کی طرح دینداروں کو راہنما کو بھی کسی نامعلوم جگہ پہنچا دیا گیا ہے

اخبار احمدیہ

لاہور ۳۰ ماہ تبوک سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت ناحال ناساز ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت کمر اور سر میں درد کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا جاری رکھیں۔

خانصاحب منشی برکت علی صاحب اور انکی اہلیہ کئی روز سے بعارضہ بخار وغیرہ بیمار ہیں احباب دعائے صحت فرمائیں۔ آج سے دفتر محاسب نے لین دین کا کاروبار بند کر دیا ہے

مہاجرین کا انخلاء

لاہور ۳۰ ستمبر مغربی پنجاب سے تمام مہاجرین کو سندھ بھیجا جا رہا ہے۔ امید ہے ۵ اکتوبر تک یہ انخلاء مہاجرین کا کام ختم ہو جائے گا۔ آج شیخوپورہ اور ملتان سے مہاجرین کی ایک ایک گاڑی سندھ روانہ ہوئی۔

لاہور ۳۰ ستمبر حکومت مغربی پنجاب نے ملیریا زدہ علاقہ میں کونین کی ایک کروڑ ٹکیاں تقسیم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

زمزمہ کی جگہ شہیدان پاکستان کی یادگار

لاہور ۳۰ ستمبر لاہور کارپوریشن نے یہ قرارداد منظور کر لی ہے کہ "زمزمہ توپ کو ہٹا کر وہاں شہیدان پاکستان کی یادگار قائم کی جائے۔ زمزمہ توپ کو اب گول باغ میں اس جگہ رکھا جائے گا۔ جہاں لالہ لاجپت رائے کا بت نصب ہے۔

جنیوا میں کشمیر کمیٹی کا اجلاس

جنیوا ۳۰ ستمبر اتحادی اقوام کے پاکستان و ہندوستان کمیشن نے کل اپنے اجلاس میں سلامتی کونسل میں پیش کرنے کے لئے اپنی رپورٹ کا ابتدائی مسودہ تیار کرنا شروع کر دیا۔ امید کی جاتی ہے کہ دس پندرہ دنوں تک یہ رپورٹ مکمل ہو جائیگی

میر لائق علی کی کابینہ پر مقدمہ

حیدر آباد ۳۰ ستمبر معلوم ہوا ہے کہ حیدر آباد میں میر لائق علی اور ان کی کابینہ کے دیگر ارکان کے خلاف مقدمہ چلانے کی تیاریاں ہو رہی ہیں

نظام سٹیٹ ریلوے کا بیان

حیدر آباد ۳۰ ستمبر نظام سٹیٹ ریلوے کے ایک اعلان میں بتایا گیا۔ کہ ریاست بھر میں معمول کے مطابق گاڑیوں کی آمد و رفت شروع ہو گئی ہے

پرنٹر و پبلشر عبدالحمید بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے چھپوا کر ۱۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی

مجلس علم و عرفان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(مرتبہ:- منیر احمد ونیس)

لاہور ۲۸ ستمبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے آج نماز مغرب کے بعد مجلس میں رونق افروز ہو کر جو تقریر فرمائی۔ اس کا ملخص اپنے الفاظ میں پیش کیا جاتا ہے:۔

حضور نے فرمایا۔ دُنیا میں تمام مادی یا بے جان چیزوں کا بظاہر ایک ہی مقصد نظر آتا ہے لیکن انسان کی ذمہ واریاں اس کے مقاصد اور فرائض اتنے کثرت سے ہیں کہ ان کا اندازہ لگانا مشکل ہوتا ہے۔ کامیاب انسانی زندگی وہی ہے جو اپنے فرائض اور ذمہ واری کے مختلف پہلوؤں کو مدنظر رکھ کر جدوجہد کرے اور تمام مفوضہ امور کو پیش نظر رکھ کر کما حقہٗ بجالانے کی کوشش کرے۔ لیکن بدقسمتی سے ہمارے مُلک میں لمبی غلامی کی وجہ سے ذمہ واری ادا کرنے کا احساس مفقود ہے اور اپنے فرائض منصبی کو بجالانے کی طرف بہت کم توجہ دی جاتی ہے۔ جب تک ان نقائص کو رفع نہ کیا جائے خوشکن نتائج کی امید نہیں کی جاسکتی۔

افسوس ہے ہماری جماعت میں بھی یہ نقص پایا جاتا ہے لوگ شروع میں جس ایک بات کو پکڑ لیتے ہیں۔ آخر تک اسی کو چمٹے رہتے ہیں۔ اس کے ماله وما علیہ کی طرف بالکل دھیان نہیں دیتے یہی وجہ ہے کہ اس اندھا دھند تقلید کی وجہ سے بعد میں بہت سے نقائص رونما ہوتے ہیں۔

حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی مثال بیان کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کیا یہ امر واقع نہیں کہ وہ فوت ہو چکے ہیں۔ ان کے حواریوں اور متبعین کے ذہنوں میں بھی یہی راسخ تھا۔ لیکن اس کے کچھ عرصہ بعد یکدم یہ واقعہ اُلٹ گیا اور تمام عیسائی دُنیا انہیں وفات یافتہ تسلیم کرنے کی بجائے آسمان پر زندہ ماننے لگی۔ اور آج نہ صرف عیسائی بلکہ مسلمان بھی انہیں زندہ آسمان پر مانتے ہیں۔ ابتداً یہ غلطی اس طرح واقع ہوئی کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی وفات کے کچھ عرصہ بعد تک ان کے پیرو کار جو اپنے زہد و تقویٰ اور تعلق باللہ کا سکہ لوگوں کے دلوں پر جما چکے تھے اور لوگ بھی ان کے قائل ہو چکے تھے لیکن جوں جوں زمانہ گزرتا گیا۔ ان میں بھی عملی طور پر کمزوری پیدا ہوتی چلی گئی۔ اور آخر کار نوبت یہاں تک پہنچی کہ عیسائی عمل کے لحاظ سے تہی دست ہو گئے لیکن دُنیا کے دماغ میں وہ یہ راسخ کر چکے تھے کہ ہم اہل تقویٰ اور اہل ایمان ہیں۔ جب دُنیا اعتراض کرنے لگی تو بجائے اس کے کہ وہ صاف دلی سے اپنی کمزوری کا اعتراف کر لیتے۔ اپنی جھوٹی عزت کو بچانے کی خاطر انہیں یہ بہانہ تراشنا پڑا کہ ہمارے گناہ تو عیسیٰ علیہ السلام اُٹھا کر لے گئے ہیں گو ابتداءً اس عقیدہ کے گھڑنے والوں نے ڈرتے ڈرتے اس عقیدہ کو اختیار کیا اور کئی قسم کی دل کو تسلیاں دے کر اسے منظر عام پر رکھا۔ لیکن بعد میں آنے والوں نے اس عقیدہ کو اس قدر اپنایا کہ وہ بے دھڑک دنیا کے سامنے پیش کرنے لگے۔

اسی طرح مسلمانوں کو دیکھ لو انہوں نے عقیدہ حیات مسیح میں اس قدر ترقی کی کہ وہ آج حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی دوبارہ آمد کی عبث انتظار لگائے بیٹھے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ پہلے روز یہ عقیدہ اس صورت میں منظر عام پر نہ آیا تھا بلکہ منزل بمنزل اس میں ترقی ہوتی گئی۔ اور وہ لوگ جو حقیقت سے دُور جا پڑے تھے لیکن سمجھتے یہی تھے کہ ہم راہ راست پر گامزن ہیں۔ انہوں نے اپنی جھوٹی عزت کو سہارا دینے اور غلط عقائد کو ٹھیک دینے کیلئے اس کو وضع کیا۔

اسی طرح وحی اور الہام کے سلسلے کو بھی تم دیکھ لو۔ یہ امر واقع ہے کہ اللہ تعالےٰ اپنے بندوں سے ہم کلام ہوتا ہے اور صفائی قلب کے لحاظ سے ان سے مکالمہ و مخاطبہ کرتا ہے چنانچہ صحابہ کا یہ روزمرہ کا معمول تھا کہ رسول کریم صلعم سے تازہ بتازہ الہامات سنتے اور اپنے وحی و الہام ایک دوسرے کو سناتے۔ لیکن جب دُنیائے اسلام عہد نبوی سے بُعد کی وجہ سے اور رُوحانیت کی کمی کی وجہ سے اس نعمت سے محروم ہو گئی۔ تو اس نے اپنی فطری خواہش کو پورا کرنے کے لئے مختلف سہارے تلاش کرنے شروع کئے کبھی تو قبروں سے مطلب برآری کی کوشش کی۔ اور کہیں سادھوؤں اور فقیروں کو حصول مقصد کا ذریعہ سمجھا۔ حتیٰ کہ دل کو تسلی دینے کے لئے بے جان چیزوں کے سامنے بھی گھٹنے ٹیکنے سے دریغ نہ کیا۔

اس ضمن میں حضور نے مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ کی لطیف تشبیہ انسانی خط و کتابت سے بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ اللہ تعالےٰ کی طرف سے وحی اور الہام بھی ایسا ہی ہے جیسے دو دوستوں کی خط و کتابت ہوتی ہے جیسے خطوں میں دونوں ایک دوسرے کے حالات دریافت کرتے ہیں۔ اسی طرح انسان بھی اللہ تعالیٰ کو اپنے حالات سے آگاہ کرتا ہے اس سے بعض اشیاء طلب کرتا ہے اللہ تعالےٰ کا خط وحی و الہام ہوتا ہے۔ اور بندے کا خط دعا اور نماز ہوتی ہے۔ چنانچہ انسان جب خط لکھتا ہے تو کہتا ہے اهدنا الصراط المستقيم۔ میں آپ سے ملاقات کی کوشش کر رہا ہوں آپ سیدھا راستہ مجھے بتاتے رہیے تاکہ میں راستہ بھٹک کر کسی اور کے گھر نہ چلا جاؤں صراط الذين انعمت عليهم۔ ہاں آپ نے پہلے لوگوں پر جو الہامات کئے ان سے ذرا مجھے بھی بہرہ اندوز کیجئے۔ وعلیٰ ھذا۔ اور اللہ تعالیٰ اس کے جواب میں جو خط لکھتا ہے وہ وحی و الہام کی شکل میں ہوتا ہے۔ جس سے اس کا ایمان روز افزوں ہوتا رہتا ہے۔

البتہ فرق یہ ہے کہ انسان جب ایک دوسرے کو خط لکھتے ہیں۔ تو ایک دوسرے کے حالات سے ناواقف ہوتے ہیں۔ مگر اللہ تعالےٰ خط لکھنے والے کے حالات سے کلیۃً آگاہ ہوتا ہے۔

حضور نے فرمایا۔ بعض لوگ جو خدا کو خط لکھتے ہیں اور ان کا جواب نہیں آتا۔ تو اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ ابھی اللہ تعالےٰ سے ان کا تعلق کامل نہیں ہوا ہوتا اور دوستی کے مرتبہ تک ابھی تک نہیں پہنچے ہوتے ان کی حالت ایسی ہی ہوتی ہے جیسے کسی حکومت یا بادشاہ کو درخواستیں بھیجی جاتی ہیں۔

حضور نے اس لطیف تشبیہ کے بیان کرنے کے بعد فرمایا کہ الہام و وحی مسلمانوں کا روزانہ کا معمول تھا لیکن اب وہ اس کے اس قدر منکر ہو گئے ہیں کہ وہ سمجھتے ہیں کہ خدا نے ہمکلام ہونا ہی ترک کر دیا ہے اور وہ خدا سے تعلق پیدا کرنے کی بجائے غلط راستے پر گامزن ہیں۔ اور اپنی اس فطری خواہش کو پورا کرنے کے لئے معمولی معمولی سہارے ڈھونڈتے ہیں۔

جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے حضور نے فرمایا میں دیکھتا ہوں کہ ہماری جماعت میں بھی یہ نقص پیدا ہو رہا ہے۔ چونکہ ہماری جماعت نیکی اور تقویٰ کی وجہ سے مشہور ہے اگر کسی جماعت میں کچھ لوگ بداعمال ہوتے ہیں۔ تو بجائے اس کے جماعت ان کو نکال پھینکے یا صاف گوئی سے اپنی کمزوری کا اعتراف کرے وہ مخالفین کے اعتراض سے بچنے کے لئے کہہ دیتی ہے۔ جماعت میں منافق بھی ہوا کرتے ہیں۔ اور اگر اصلاح کی طرف قدم نہ اٹھایا گیا۔ تو کچھ عرصہ کے بعد جب منافق کثرت سے ہو جائیں گے تو پھر جواب کی ہیئت بدل جائے گی۔ اور کہنا شروع کر دینگے کہ جماعت میں منافق ہوتے ہی ہیں۔ گویا بھی ہی سے بدل جائے گا۔ وعلیٰ ھذا یہ غلطی بڑھتی جائے گی طریق یہ ہونا چاہیئے کہ اپنی غلطی کو چھپانے اور جھوٹی عزت بنانے کے لئے بجائے اس کے کہ بودے عذر تراشے جائیں۔ اس نقص کے اصلاح کی کوشش کرنی چاہیئے۔ ورنہ ایسے عذر جو ابتدا میں خطرناک محسوس نہیں ہوتے اس قدر خطرناک نتائج پیدا کر دیتے ہیں۔ بعد میں ان کی اصلاح کی کوئی صورت نہیں رہتی اور وہ حقیقت سے بالکل اُلٹ شکل اختیار کر لیتے ہیں۔

پتہ تحریر فرمائیں

حسب ذیل موصی صاحبان اپنا پتہ تحریر فرمائیں:۔

نام و پتہ	نمبر وصیت
شیخ نور الدین صاحب تاجر قادیان موصی	۲۹۵
چوہدری سلطان علی صاحب بھیرو چیچی	۴۸۳
مولوی عبد الحق صاحب وڈالہ بانگر	۴۹۰
اکبر علی صاحب بھیرو چیچی	۵۰۲
بابو غلام رسول صاحب ٹھیکیدار دار الرحمت قادیان	۸۳۶
سید محمد فاضل شاہ صاحب دار البرکات قادیان	۹۹۶
میاں علی گوہر صاحب قادیان	۱۰۶۷
کریم بخش صاحب دار العلوم قادیان	۱۰۷۷
میاں مہر دین صاحب کمہار قادیان	۱۰۳۸
ہیرے شاہ صاحب ننگول	۱۰۷۳
حکیم عبد الرحیم صاحب مسجد فضل	۱۱۸۰
ہاجرہ بیگم صاحبہ بیوہ چراغ دین صاحب ناصر آباد	۱۲۵۲
شیخ نیاز محمد صاحب ریٹائرڈ انسپکٹر پولیس	۱۳۸۹
مہر قطب الدین صاحب قادیان	۱۴۰۷
نبی بخش صاحب نواں پنڈ احمد آباد قادیان	۱۴۱۲
بابو جلال خاں صاحب دہلی	۱۴۶۴
ڈاکٹر غلام فاطمہ صاحبہ نور ہسپتال قادیان	۱۶۰۷
چوہدری عبد العزیز صاحب عالم پور کوٹلہ	۱۶۱۸
میاں احمد دین صاحب ڈنگوی	۱۶۴۴
عبد الغنی خانصاحب کاٹھگڑھ	۱۶۴۷
اللہ دتہ صاحب پنجی دکاندار قادیان	۱۶۷۲
بہادر علی صاحب راجپورہ	۱۶۷۷
شیخ محمد حیات صاحب کوٹ عیسیٰ خاں	۱۷۰۹
خدا بخش صاحب دار البرکات قادیان	۱۶۶۸
مسماۃ بھولی صاحبہ موگہ	۱۸۰۱
خان بہادر مولوی غلام محمد صاحب دار البرکات	۱۸۱۹
مولوی افضال احمد صاحب بھاگلپوری	۱۸۴۲
حکیم عبد الرحمٰن صاحب ماچھیواڑہ	۱۹۴۰
محمد بخش صاحب بھینی بانگر	۱۹۴۱
مولوی رحمت علی صاحب سنگرور	۱۹۶۰
مولوی غلام رسول صاحب "	۱۹۵۸
حسن دین صاحب درزی دار الرحمت قادیان	۱۹۶۵
رنگ علی شاہ صاحب کریام	۲۰۱۳
مستری روشن دین صاحب دار الفتوح	۲۰۵۲
سیٹھ اللہ جوایا صاحب آگرہ	۲۰۶۵
محترمہ محمد جان صاحبہ بیوہ حاجی غلام احمد صاحب کریام	۲۱۵۰
چوہدری صوبے خاں صاحب اجبری ہوشیارپور	۱۴۵۲
خلیفہ نظام الدین صاحب سیالکوٹی	۲۲۲۳
ملک شادے خانصاحب دار الرحمت	۲۲۵۹
سید پیرا احمد صاحب ہوشیار پور	۲۲۷۹
ماسٹر محمد اقبال حسین صاحب	۲۳۱۷

روزنامہ الفضل
یکم اکتوبر ۱۹۴۸ء

پسماندہ اقوام

مشرقی بنگال کی پس ماندہ اقوام کی کانفرنس میں مشرقی بنگال کے وزیراعظم نورالامین نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ پاکستان صرف مسلمانوں کا نہیں۔ بلکہ ان سب کا ہے۔ جو اسکی وفاداری کا دم بھرتے ہیں۔ اور پسماندہ اقوام کے لئے پاکستان بہترین فضا ہے۔ جہاں انکی جان مال عزت اور آبرو بالکل محفوظ ہے۔

پاکستان بہر وجوہ ایک اسلامی ملک ہے۔ اور یقیناً یہاں اسلامی اصول مساوات کی پابندی کی جائیگی اسلامی تعلیم کے زیر اثر کسی مسلمان کے دل میں یہ خیال بھی پیدا نہیں ہونا چاہیئے۔ کہ کوئی انسان پیدائشی طور پر انسانی حقوق میں کسی دوسرے سے کم تر ہے۔ جیسا کہ ہم نے کل ان کالموں میں نسلی منافرت کے زیر عنوان عرض کیا ہے۔ ایک مسلمان کے نزدیک تمام انسان اللہ تعالیٰ کے پیدا کردہ ہیں۔ اور اس نے ان کو یکساں حقوق انسانی کے ساتھ پیدا کیا ہے۔ محض نسل یا اور کسی وجہ سے کسی انسان کو دوسرے انسان پر قطعاً کوئی فوقیت نہیں ہے۔ ہاں اگر کوئی فوقیت ہے۔ تو وہ محض تقوے اللہ کی بناء پر ہے جو انسان نیکی میں بڑھ جاتا ہے۔ اسلام کے نزدیک وہ زیادہ قدر کے لائق ہے۔

افسوس ہے کہ ہندوستان میں ایک ایسی قوم کثرت سے آباد ہے۔ جو اپنے آپ کو پیدائشی طور پر بعض دوسرے انسانوں سے فائق خیال کرتی ہے۔ اور اسی خود رائے اور خود پسند قوم نے ہندوستان کے دس کروڑ سے زیادہ انسانوں کو صدیوں سے ایسی پستی میں رکھا ہے۔ کہ اب خود ان انسانوں کو اپنی انسانیت کا بھی یقین نہیں آتا۔ زیادہ افسوس کی بات یہ ہے۔ کہ مسلمانوں نے اپنے اقتدار کے زمانے میں اس بے انصافی کو مٹانے کے لئے جتنی کہ چاہیئے تھی کوشش نہ کی۔ اور ان اقوام کو اس پستی میں پڑے رہنے دیا۔ جس پستی میں ہندو اونچ نیچ جاتی نے ان کو گرا دیا ہوا ہے۔ بے شک مسلمان صوفیا اور علماء نے اپنے اپنے حیطہ اقتدار میں ان لوگوں کے لئے حتی الوسع کوششیں کیں لیکن ان کی کوششیں اتنے وسیع ملک کے لئے ناکافی ثابت ہوئیں۔ بہت سے پسماندہ اور پست اقوام کے لوگ جو اسلام میں براہ راست داخل ہوگئے وہ تو اس چاہ ضلالت سے ضرور نکل آئے۔ لیکن نہ تو ہمارے بادشاہوں نے اور نہ ہمارے علماء نے کوئی ایسی منظم کوشش کی۔ کہ وہ عام طور پر ان لوگوں کے احساس کمتری کو مٹانے کی باقاعدہ مہم جاری کرتے۔

بے شک بعض مسلمان بادشاہوں نے بعض ایسی رسومات کا ضرور قلع قمع کیا۔ جو انسانیت کے دامن پر نہایت بدنما دھبہ تھیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ ہمارے بادشاہوں نے اپنا وہ فرض ہرگز ادا نہیں کیا۔ جو اسلام نے ان کے سپرد کیا تھا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ باوجود آٹھ نو سو سال کی اسلامی حکومت کے کروڑوں انسان جن کو اللہ تعالیٰ نے انہی قویٰ کے ساتھ پیدا کیا تھا۔ اپنے آپ کو بھولے ہوئے ہیں۔

آج تمام ہندوستان پر اسلامی حکومت نہیں ہے اور ہند کا ایک بہت بڑا حصہ اس قوم کے قبضہ میں ہے۔ جو پست اقوام کو موجودہ پست حالت میں رکھنے کی ذمہ دار ہے۔ بے شک ہندوؤں نے ایسے قانون بظاہر ضرور بنائے ہیں۔ کہ جن سے چھوت چھات ممنوع قرار دی ہے۔ اور خیالی طور پر ذات پات کے امتیازات کو مٹانے کے لئے بہت سی باتیں بھی بنائی ہیں۔ لیکن جس قوم کی گھٹی میں دوسرے انسانوں سے نفرت پڑی ہو۔ اور جو صدیوں سے مشق ستم کرتی چلی آئی ہو۔ اس سے عملاً کسی بہتری کی امید نہیں کی جاسکتی۔ قانونی کتابوں میں تو بے شک ذات پات کا امتیاز اٹھ گیا ہے۔ لیکن حقیقت کیا ہے۔ اس کا حال دیکھنا ہو تو جنوبی ہند میں دیکھا جاسکتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اونچ جاتی ہندو ابھی صدیوں تک اپنی یہ دراصل پست ذہنیت نہیں بدل سکتے کہ وہ اونچ جاتی ہیں۔ اور اپنے خیال میں بھی نہیں لا سکتے کہ سب انسان برابر ہیں۔ ابھی تک ان کو وہی نسلی منافرت کی تعلیم دی جاتی ہے۔ اور برہمن جو بہر صورت اپنی فوقیت قائم رکھنا چاہتا ہے۔ وہ کسی قسم کا اصلاح کا روادار ہی نہیں ہے۔

اس لئے یہ پاکستان کا فرض ہے۔ کہ وہ ان پست اقوام کی ذہنیت کو تبدیل کرے۔ اور ان کو ذلت کے گڑھے سے نکال کر اس سطح پر لائے جس سطح پر اللہ تعالیٰ نے تمام انسانوں کو پیدا کیا ہے۔ پاکستان کے مسلمانوں کا فرض ہے۔ کہ وہ ان گرے ہوئے لوگوں کا حوصلہ بلند کریں۔ اور ان کی اپنی بھولی ہوئی انسانیت یاد دلائیں۔ ان کے ساتھ ہر شعبہ زندگی میں بطور انسان کے سلوک کریں۔ اور کسی طرح سے بلحاظ انسانی حقوق کے ان کو پست نہ خیال کریں۔ اور ان کو یقین دلائیں کہ اسلام انسانی مساوات کا کس طرح حامی و ممد ہے۔

ہمارے خیال میں اگر پاکستان اتنا ہی کام کرے۔ کہ وہ پسماندہ اقوام کی ذہنیت تبدیل کر دے اور ان کے احساس کمتری کو مٹا دے۔ تو وہ اخلاقی دنیا میں ایک عظیم الشان کارنامہ کرے گا۔ پاکستان خاصکر مشرقی پاکستان میں بہت سی اقوام ایسی ہیں۔ جن میں مسلمان علماء کو کام کرنے کی سخت ضرورت ہے۔ خود پاکستان کی حکومت اس کام میں بڑا حصہ لے سکتی ہے۔ اور جیسا کہ مشرقی بنگال کے وزیراعظم نے فرمایا ہے۔ ان لوگوں کی جان و مال کی حفاظت کرنا حکومت پاکستان کا فرض ہے۔ ہمیں امید ہے کہ اگر ان اقوام سے انسانی سلوک کیا جائے گا۔ تو یہ اقوام واقعی پاکستان کے لئے نہایت مفید ثابت ہونگی۔

جیسا کہ مسٹر جوگندر ناتھ منڈل نے اپنی صدارتی تقریر میں کہا ہے۔ کہ پسماندہ اقوام کی سیاسی جدوجہد اونچی ذات کے ہندو لیڈروں کی خطرناک سازشوں کا ردعمل ہے۔ جو پسماندہ اقوام کو قعر ذلت میں ڈال کر اپنی خود ستائی کے خواب دیکھ رہے تھے واقعی ان اقوام میں کسی حد تک بیداری پیدا ہو چکی ہے۔ لیکن یہ کافی نہیں ہے۔ صرف چند لکھے پڑھے لوگ ہی کسی قدر بیدار ہوئے ہیں۔ عوام ابھی تک اسی اندھیرے میں ہاتھ پاؤں مار رہے ہیں۔ جس میں وہ صدیوں سے چلے آئے ہیں۔ ان کی خودداری کو بیدار کرنے کے لئے سخت محنت اور کوشش کی ضرورت ہے۔

ہمیں امید ہے کہ پاکستان کی اسلامی پالیسی بہت جلد پسماندہ اقوام کے عوام میں وہ انسانی جذبہ بیدار کر دیگی۔ جو صدیوں سے ہندو اونچ جاتی کے مظالم نے ان کی فطرتوں میں ہمیشہ کے لئے سلا دیا ہوا ہے۔

اختلافات

خان لیاقت علی خان نے پیر مانکی سے ملاقات کے دوران میں ان سے اپیل کی ہے۔ کہ وہ پاکستان کے موجودہ نازک حالات میں وزارت سرحد سے جو ان کے اختلافات ہیں ان کو فراموش کر دیں۔ اور وزارت کے ساتھ ملکر پاکستان کو زیادہ سے زیادہ مضبوط بنانے کی کوشش کریں۔

اس وقت کوئی مسلمان جو پاکستان ہی نہیں بلکہ اس بات کا خواہشمند ہے کہ اس ملک میں اسلام کا نام و نشان باقی رہے ایسا نہیں ہو سکتا کہ جو محض اپنے ذاتی اختلافات کی بناء پر ملک میں بدنظمی پھیلانے کو مستحسن سمجھ سکتا ہو۔ جو مسلمان ایسے نازک وقت میں بھی اپنے ذاتی انتفاع یا ذاتی رائے سے چمٹا رہنا چاہتا ہے۔ اور ملک کے تمام مفاد کو نظر انداز کر سکتا ہے۔ وہ حقیقت میں صرف پاکستان کا دشمن ہے۔ بلکہ اسلام کا بھی دشمن ہے۔ اس کا وجود تو بلکہ انسانیت کے لئے بھی موجب ننگ و عار ہے۔

ہمیں امید ہے کہ وزیراعظم پاکستان نے جو اپیل مسلمانوں سے اپنی مختلف تقاریر میں کی ہے۔ وہ اس دردمندانہ اپیل کو خیر مقدم کہیں گے۔ اور محض اندرونی اختلافات کو پاکستان میں موجب انتشار بننے دینگے

امتناع شراب

سٹار خبر رساں ایجنسی کے نمائندہ سے ایک ملاقات میں وزیر مالیات میاں نوراللہ نے کہا ہے کہ یکم اکتوبر سے صوبہ بھر میں نافذ ہونے والے امتناع شراب کے قانون کی وجہ سے جو نقصان ہوگا۔ مغربی پنجاب نہ صرف اس نقصان کو پورا کر سکے گا۔ بلکہ یہ بھی امید ہے کہ صوبہ کا آئندہ میزانیہ متوازن ہوگا۔ بے شک ملک کے اقتصادی مفاد کے پیش نظر یہ ایک خوش خبری ہے۔ اور اگر حکومت اس نقصان کو پورا کر سکے تو بہر حال نہایت اچھی بات ہے۔

لیکن اس امر میں زیادہ خوشی کی بات یہی ہے کہ ۳۰ ستمبر کے بعد کوئی مسلمان شراب نہ خرید سکے گا۔ اور نہ پی سکے گا۔ اگر ملک کی اقتصادی حالت پر اس نقطہ نظر سے بھی غور کیا جائے۔ تو جو روپیہ مسلمانوں کا شراب نوشی پر خرچ ہوتا ہے۔ اس کی بچت ہی تھوڑی نہیں ہے۔ اور جو اخلاقی فائدہ ہوگا۔ اس کا تو حساب ہی نہیں کیا جا سکتا۔ بلکہ اس لحاظ سے بھی کہ مسلمانوں کا اخلاق بلند ہو جائے گا۔ یقیناً جو وقت ان فضول عیاشیوں میں گزرتا تھا۔ وہ زیادہ کار آمد کاموں میں صرف ہوگا۔ الغرض کیا حکومت کے نقطہ نظر سے اور کیا عوام کے نقطہ نظر

درخواست دعا

اگرچہ ہندوستان گورنمنٹ کی رپورٹوں اور وہاں کے اخبارات میں یہ پروپیگنڈا بڑے زور شور سے کیا جارہا ہے۔ کہ حیدر آباد ریاست میں پورے طور پر امن و امان کی بحالی کی کوشش جاری ہے۔ مگر ہر اہل بصیرت پر واضح ہے۔ کہ جو خبریں غیر جانبدار ذرائع سے آتی ہیں۔ ان سے اس بات کی تصدیق ہو رہی ہے۔ کہ اس امن و امان کی بحالی کے شور کے پردے میں دراصل مسلمانان حیدر آباد کی کامل تباہی کا جوش و خروش کارفرما ہے۔ اور ہر قوم پرست اور مخیر مسلمان پر رضاکار ہونے کا الزام لگا کر اسے ظلم و ستم کا تختہ مشق بنایا جارہا ہے۔ ان حالات میں تمام احباب جماعت اور درویشان قادیان سے درخواست کرتی ہوں۔ کہ وہ تمام بے گناہ اور محب وطن رضاکاروں اور عام مسلمانوں اور علی الخصوص احباب جماعت احمدیہ دکن اور میرے والدین اور سارے خاندان کے افراد کے حق میں دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں ہر شر سے محفوظ رکھے۔ اور انہیں جلد امن کی زندگی نصیب کرے۔

فقط زینب حسن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے بندش شراب کی وجہ سے اخلاقی فائدے کے علاوہ ملک کو اقتصادی فائدہ کچھ کم نہیں ہوگا۔

پاکستان کے خلاف پروپیگنڈا

مسلم نیوز ورلڈ قاہرہ مصر کی خبر ہے کہ حکومت ہند کی وزارت خارجہ نے اپنے سفیر متعینہ مصر سید حسین کو ہدایات ارسال کی ہیں۔ کہ وہ ممالک وسطیٰ میں پاکستان کے خلاف زور شور سے پروپیگنڈا کریں۔ حکومت ہند یہ آج سے نہیں کر رہی۔ بلکہ اسلامی ممالک میں جب سے اس نے اپنی سفارتیں مقرر کی ہیں۔ وہ ان سفارتوں سے دوسرے کاموں کی نسبت پاکستان کو بدنام کرنے کا زیادہ کام لے رہی ہے۔ اور دعوتوں وغیرہ پر کروڑوں روپیہ پانی کی طرح بہا رہی ہے

یہ بھی ایک بہت بڑا ثبوت اس امر کا ہے۔ کہ ہند اپنے ہمسایوں کے ساتھ صلح جوئی اور امن و امان سے رہنا چاہتا ہے۔ پاکستان خواہ کتنا بھی ہندوستانی لیڈروں کی مرضی کے خلاف معرض وجود میں آیا ہو۔ اب وہ ایک ایسی حقیقت بن چکا ہے۔ جس کو تمام دنیا نے تسلیم کر لیا ہے۔ مگر ہندوستانی دماغ عجیب واقعہ ہوا ہے۔ وہ ابھی تک اس حقیقت کو خواب و خیال ہی سمجھتا ہے۔ اور کروڑوں روپیہ اپنے اس پریشان خواب پر نچھاور کر رہا ہے۔ مشرق وسطیٰ کے اسلامی ممالک پر اس تشنیع پروپیگنڈا کا جو اثر ہوگا وہ تو ہوگا۔ لیکن ہندو اپنی ذہنیت کو جو پاکستان کے متعلق اس کی ہے ضرور بے نقاب کر رہا ہے۔ حیرانی ہے کہ اس کے لیڈروں کو ذرا بھی اس بات کی پروا نہیں ہے کہ دنیا میں اسکی پہلے ہی بدنامی ہو چکی ہے۔ شاید وہ خیال کرتا ہے۔ کہ یو۔ این۔ او میں مسز وجے لکشمی پنڈت کی تقریریں اس بدنامی کو دھونے کے لئے کافی ہیں۔ یا پنڈت نہرو کا کبھی کبھی اپنی تقریروں میں پاکستان سے دوستی کا اظہار کر دینا انڈین یونین کے اعمال کو دنیا کی آنکھ سے اوجھل کر دے گا۔

ہم مانتے ہیں کہ جھوٹے پروپیگنڈا کا عارضی اثر ضرور ہوتا ہے۔ اور اس سے کچھ عارضی فائدہ بھی پہونچ جاتا ہے۔ لیکن اگر ہند کے دماغ میں یہ بات جانشین ہے۔ کہ جھوٹا پروپیگنڈا کوئی بلند اسکو فائدہ پہونچا سکے گا۔ تو اسکو جاپان اور جرمنی کے انجام کو ضرور زیر غور لانا چاہیئے۔

اس وقت اگرچہ دنیا میں بہت گرما گرمی ہوئی ہے۔ اور انسان صحیح اندازے نہیں کر سکتا لیکن یقیناً دنیا صداقت کی طرف بڑھ رہی ہے۔ اور وہ دن دُور نہیں۔ کہ ایسی تمام باتیں ان قوموں کی تباہی کا باعث ہوں گی۔ جو آج بزعم خود طاقت میں ان کو روا سمجھتی ہیں۔ اور اپنے ملک و قوم کی ترقی کی بنیاد جھوٹے پروپیگنڈا پر رکھتی ہیں ؛

فن تعمیر کے ماہر صاحبان توجہ فرمائیں

مرکز پاکستان کے لئے ضروری مشورہ

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے رتن باغ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس وقت مرکز پاکستان کی آبادی کا سوال زیر غور ہے۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا منشاء ہے۔ کہ یہ کام بلا توقف شروع ہو کر جلد سے جلد تکمیل کو پہونچ جائے۔ اس نئی بستی میں جو ایک وادی غیر ذی زرع میں آباد ہو رہی ہے۔ مختلف قسم کے مکانات تعمیر کئے جائینگے۔ یعنی پرائیویٹ مکانات بھی اور پبلک عمارتیں بھی۔ اسی طرح جو مکانات بنیں گے ان میں بعض کچے ہوں گے۔ اور بعض نیم کچے اور نیم پکے ہونگے اور بعض پکے ہوں گے۔ گو ہر صورت یہ کوشش یہ کی جائے گی کہ کم سے کم خرچ ہو۔

جس رقبہ میں یہ بستی جس کا نام حضرت صاحب نے ربوہ تجویز کیا ہے آباد ہوگی۔ اس کی مٹی ریت کی آمیزش رکھتی ہے۔ اور اس میں کسی قدر شور کا مادہ بھی ہے۔ اس کے پہلو میں بعض چھوٹی چھوٹی پہاڑیاں ہیں۔ جن سے گورنمنٹ کی اجازت کے ساتھ پتھر اور کنکر لیا جا سکے گا دریا کا فاصلہ قریباً دو میل ہے۔ جہاں سے اغلباً ریت مل سکے گی۔ بارش اس علاقہ میں بہت کم ہوتی ہے۔ لیکن بعض اوقات شاذ کے طور پر زور کی بارش بھی ہو جاتی ہے۔ علاقہ نشیبی نہیں بلکہ ارد گرد کی زمینوں سے اونچا ہے۔ قریب کے شہر چنیوٹ اور لالیاں ہیں۔ اور کسی قدر دور کے شہر چک جھمرہ لائل پور اور سرگودہا۔ دیمک غالباً اس علاقہ میں ہوگی۔ کیونکہ چنیوٹ کی بیرونی آبادی میں دیمک پائی جاتی ہے۔ زمین کے اندر کے پانی کا فاصلہ سطح زمین سے قریباً چالیس پچاس فٹ ہے۔ درخت اس علاقہ میں عموماً ببول یعنی کیکر ہوتا ہے۔

اوپر کے کوائف کو مدنظر رکھتے ہوئے جو دوست فن تعمیر کے ماہر ہوں۔ وہ ذیل کے امور کے متعلق اپنا مشورہ بھجوا کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(۱) ہر سہ قسم کے مکانات (یعنی کچے اور کچے پکے اور پکے) کی تعمیر کے لئے کس قسم کا میٹریل دیواروں۔ فرشوں۔ دروازوں۔ کھڑکیوں اور چھت وغیرہ کے لئے موزوں اور مناسب ہوگا۔ جو کم خرچ بھی ہو اور بالانشین بھی۔ فضول زیبائش کا کوئی سوال نہیں البتہ دیرپا اور آرام مہیا کرنے والی ہو۔ اور صحت کا خیال رکھا جائے

(۲) مکانوں کا ڈیزائن کیا مناسب ہوگا۔ جس میں مضبوطی اور اصول صحت کو ملحوظ رکھا گیا ہو۔ مگر بلاوجہ ضیاع کی صورت نہ ہو۔ اور سادگی کا پہلو بہر حال مقدم رہے۔

(۳) کیا کوئی جدید طریق عمارت ایسا ہے جو سستا بھی ہو اور مضبوط بھی اور آرام دہ بھی

(۴) پرائیویٹ گھروں کا نقشہ کیا مناسب ہوگا؟ خیال رہے کہ عموماً ہمیں تین قسم کی عمارتیں مد نظر ہیں۔ ایک ایسا چھوٹا گھر جس میں صرف ایک کمرہ اور صحن وغیرہ ہو۔ دوسرے ایسا مکان جس میں دو رہائشی کمرے اور ایک غسل خانہ اور ایک باورچی خانہ اور ایک ٹٹی ہو۔ اور تیسرے چار رہائشی کمرے اور دیگر لوازمات والا مکان۔ ہر صورت میں کفایت کے پہلو کو مقدم رکھا جائے۔ اور فضول زیبائش کو بالکل خارج از سوال۔

خاکسار مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور

تعلیم الاسلام کالج لاہور

"چاہیئے کہ ہر احمدی تعلیم الاسلام کالج میں اپنے لڑکے داخل کرائے۔ اور اس بارہ میں لڑکے کی مخالفت کی پروا نہ کرے۔ تاکہ دینیات کی تعلیم ساتھ کے ساتھ ملتی جائے۔" خاکسار:۔ مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح

(الفضل)

لجنہ اماء اللہ کا جلسہ

مورخہ ۳ اکتوبر ۱۹۴۸ء بروز اتوار شام کے پانچ بجے زیر انتظام لجنہ اماء اللہ مرکزیہ رتن باغ لاہور میں ایک جلسہ منعقد ہوگا۔ بہنیں وقت مقررہ پر تشریف لا کر ممنون فرمائیں ؛

جنرل سکرٹری لجنہ اماء اللہ

مناجات بدرگاہِ قاضی الحاجات

غیر ذی زرع ہے مولا ترے ربوہ کی زمیں
اپنے مرکز سے جدا ہیں۔ یہ نیا مرکز ہے
حضرتِ احمد مرسل ہیں مسیح موعود
پیشگوئی ہے یہ اونہما میں مستور
اور ہو افئدة النّاس میں تھوی کا جوش
وہ براہیمی ہیں اس واسطے من کل ثمرات
یا الٰہی رہیں ربوہ میں ترے ربّانی

جلد دیکھیں اسے ہم ذاتِ قرارٍ و معین
اس سے کی جائیگی اکناف میں تبلیغ دیں
حسن احساں میں نظیر ان کے ہیں فرزند ہیں
"داغ ہجرت" سے ہوں ربوہ میں مع اُمّ مکیں
اہل فارس سے ہو ہمدوش ثریا یہ زمیں
پائینگے بہرہ وافی نہ کبھی ہونگے حزیں
بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ رَبِّي غَفُوْرٌ آمیں

عاجز اکمل کو یہ نظارہ دکھادے یارب
قادیاں بار دگر ہم کو دلادے یارب

اکمل عفا اللہ عنہ

؎ نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار۔

قرارداد تعزیت

(۱) ہم اساتذہ جامعہ احمدیہ و مدرسہ احمدیہ حضرت مولانا مولوی عبد الرحیم صاحب نیر رضی اللہ عنہ کی وفات کو ایک قومی صدمہ سمجھتے ہیں۔ نیر صاحب مرحوم ہمارے ان سابق اساتذہ کرام میں سے تھے۔ جنہوں نے نہایت محنت اور تندہی سے مدرسہ احمدیہ میں کام کیا تھا۔ اللہ تعالےٰ انہیں اپنی جوار رحمت میں جگہ دے۔

(۲) مکرم جناب مرزا منور احمد صاحب مرحوم مجاہد اسلام امریکہ فارغ التحصیل جامعہ احمدیہ کی ناگہانی وفات کی خبر سے ہمیں از حد صدمہ ہوا ہے۔ اللہ تعالےٰ انہیں غریق رحمت کرے۔ اور انکی والدہ محترمہ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

پرنسپل جامعہ احمدیہ

ہمارا نیا مرکز

"قادیان بے شک ہمارا مذہبی مرکز ہے مگر ہمیں کیا معلوم کہ ہماری شوکت اور طاقت کا مرکز کہاں ہے" (المصلح الموعود)

از محمد عبد الحق صاحب مجاہد گنج مغلپورہ لاہور

آج جماعت احمدیہ کے نئے مرکز کی بنیاد رکھی جاچکی ہے۔ خدائی وعدہ کے مطابق اس مرکز کا بنایا جانا ضروری تھا۔ مگر آج مخالف ہمارے اس نئے مرکز پر ہنستا ہے اور کہتا ہے کہ اس مرکز کا بنایا جانا قادیان کی واپسی سے مایوسی ہے۔ مگر اس نادان کو کیا علم اس مرکز کی ضرورت دیر سے محسوس کی جاچکی تھی۔ بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ یہ مرکز احمدیت کی شوکت اور طاقت کا مرکز ہوگا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے آج سے قریباً چودہ سال قبل اس مرکز کی ضرورت کو محسوس کیا تھا۔ مجلس احرار جب اپنے پورے شباب پر تھی۔ اور جماعت احمدیہ پر حملے کر رہی تھی۔ اور حکومت کا ایک حصہ احرار کی پشت پر تھا اس وقت جماعت احمدیہ کے اولوالعزم امام حضرت المصلح الموعود نے جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ مسلمانوں کو کہتا ہے کہ مکہ میں اگر تمہارے خلاف جوش ہے تو کیوں باہر نکل کر دوسرے ملکوں میں نہیں پھیل جاتے۔ اگر باہر نکلو گے تو اللہ تعالےٰ تمہاری ترقی کے بہت سے راستے کھول دے گا۔ اس وقت ہم دیکھتے ہیں کہ حکومت میں بھی ایک حصہ ایسا ہے جو ہمیں کچلنا چاہتا ہے۔ اور رعایا میں بھی۔ ہمیں کیا معلوم ہے کہ ہماری مدنی زندگی کی ابتدا کہاں سے ہوتی ہے۔ قادیان بے شک ہمارا مذہبی مرکز ہے۔ مگر ہمیں کیا معلوم ہماری شوکت اور طاقت کا مرکز کہاں ہے۔ یہ ہندوستان کے کسی اور شہر میں بھی ہو سکتا ہے۔ اور چین۔ جاپان۔ فلپائن۔ سماٹرا۔ جاوا۔ روس۔ امریکہ غرضیکہ دنیا کے کسی ملک میں ہو سکتا ہے۔ اس لئے جب ہمیں یہ معلوم ہو کہ لوگ بلاوجہ جماعت کو ذلیل کرنا چاہتے ہیں۔ تو ہمارا ضروری فرض ہو جاتا ہے کہ باہر جائیں اور تلاش کریں۔ کہ ہماری مدنی زندگی کہاں سے شروع ہوتی ہے۔ اور ہمیں کیا معلوم ہے کہ کونسی جگہ کے لوگ ایسے ہیں کہ وہ احمدیت کو قبول کر لیں گے۔ اور ہمیں کیا معلوم ہے کہ جماعت کو ایسی طاقت کہاں سے حاصل ہو جائے گی۔ کہ اس کے بعد دشمن شرارت نہ کر سکے گا۔"

(الفضل مورخہ ۲۹ نومبر ۱۹۳۴ء)

اسی طرح حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے دوسرے موقعہ پر اسی مرکز کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ "ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ .... یہ آیت قرآن کریم میں تین جگہ آتی ہے۔ اور تینوں جگہ مسیح کے ذکر کے ساتھ آتی ہے۔ اور آئمہ اسلام کا اس پر اتفاق چلا آتا ہے کہ یہ آیت مسیح موعود کے زمانہ کے لئے ہے۔ پس ادھر قرآن مجید سے ثبوت ملتا ہے کہ نشر و اشاعت کا زمانہ مسیح موعود کا زمانہ ہے .... جمعہ اور مسیح موعود ایک ہی چیز ہیں۔ اس سورہ جمعہ کے شروع میں اللہ تعالےٰ نے فرمایا تھا و آخرین منھم لما یلحقوا بھم وھو العزیز الحکیم یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایک اور قوم میں بھی دوبارہ ظاہر ہوں گے۔ جو ابھی تم سے نہیں ملی بلکہ بعد میں آئے گی۔ اس سورہ کے شروع میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی دوسری بعثت کا ذکر ہے جو مسیح موعودؑ کی بعثت ہے .... دراصل ہمارے لئے اس بات کا جاننا اور سمجھنا نہایت ضروری ہے کہ کسی ملک کو اللہ تعالےٰ نے اشاعت احمدیت کا مرکز قرار دیا ہوا ہے۔ قادیان کا مرکز بنایا جانا محض اس بات کی دلیل ہے کہ قادیان قابلیت رکھتا ہے پنیری کی تیاری کی۔ مگر یہ ضروری تو نہیں کہ یہ باغ کے بڑھنے کے لئے بھی اچھی جگہ ہو۔ جو قابل لیڈر ہو ضروری نہیں ہوتا کہ وہ اچھا سپاہی بھی ہو۔ بعض جرنیل بڑے اچھے ہوتے ہیں اگر انہیں سپاہی بنایا جائے تو ناقص ثابت ہوتے ہیں .... مکہ میں اس سرعت سے اسلام نہیں پھیلا جس سرعت سے مدینہ میں پھیلا۔ بعض مقام لیڈری کے لحاظ سے مرکز ہوتے ہیں۔ اور بعض اشاعت کے لحاظ سے مرکز ہوتے ہیں۔ پس قادیان میں یا ہندوستان میں مسیح موعودؑ کے نزول کے یہ معنی نہیں کہ ہندوستان اشاعت احمدیت کے قابل ہے۔ بلکہ ہندوستان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے صرف یہ معنی ہیں کہ یہ ملک لیڈری کا اہل ہے۔ اور اسی لئے مسیح موعودؑ یہاں مبعوث ہوئے۔ لیکن ہمیں ایک مرکز اشاعت کی ضرورت ہے۔ اور خدا تعالےٰ چاہتا ہے کہ ہم اس زمانہ میں احمدیت کے لئے ایک مدینہ کا مثیل تلاش کریں ایسا ملک ہمیں میسر آئے جو احمدیت کے لئے اپنے ہاتھ کھول دے یہ نوجوانوں کا کام ہے کہ وہ نکلیں اور تلاش کریں کہ کونسا ملک مدینہ کا مثیل ثابت ہوتا ہے۔ یہی وہ امر ہے جس کی طرف ان آیات میں اشارہ کیا گیا ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے فانتشروا فی الارض و ابتغوا من فضل اللہ۔ یہاں بتایا نہیں کہ کونسا ملک ایسا ہے جو احمدیت کو زیادہ قبول کرے گا۔ بلکہ اس کا تلاش کو اللہ تعالےٰ نے ہم پر چھوڑ دیا ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں الہاماً خدا تعالےٰ نے بتایا تھا کہ مدینہ اشاعت اسلام کے لئے اچھا مقام ہے۔ لیکن یہاں چونکہ نشر و اشاعت کا زمانہ ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کے حضور یہ مقدر ہو چکا ہے کہ وہ دنیا کے تمام ممالک میں احمدیت پھیلائے۔ اس لئے اگر خدا تعالےٰ یہ بتا دیتا کہ احمدیت کی اشاعت کے لئے فلاں ملک موزوں ہے تو ہم سارے وہاں جا کر اکٹھے ہو جاتے اور باقی ممالک میں احمدیت پھیلانے سے غافل ہو جاتے ....

اس لئے آج خدا تعالےٰ یہ چاہتا ہے کہ دنیا کے تمام ممالک میں ہم جائیں۔ اور دنیا میں گھوم گھوم کر وہ ملک تلاش کریں جو احمدیت کے لئے مثیل مدینہ کا کام دے .... اللہ تعالےٰ نے دین کی اشاعت کے لئے جن دلائل کی ضرورت تھی وہ ہمیں دے دئیے۔ اور اپنا کام ختم کر دیا اب ہمارا یہ کام ہے کہ ہم باہر ملکوں میں نکلیں اور احمدیت کو پھیلائیں۔ اور یقیناً جس دن ہم ساری دنیا میں پھیل جائیں گے۔ جس دن کوئی ملک ایسا نہیں رہے گا جس میں احمدیت کا بیج نہ بویا ہو تو اس دن اس ملک کی کنجیاں بھی خدا ہمارے ہاتھوں میں دے دیگا جو ہمارے لئے مثیل مدینہ ہوگا۔ اور ہمیں وہ جماعتیں مل جائیں گی جو جماعت در جماعت اور گروہ در گروہ احمدیت میں داخل ہونی شروع ہو جائیں گی .... تذکوک میں ک سے مراد محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا روحانی وجود ہے اور یہ آئندہ زمانہ کے متعلق پیشگوئی ہے ...... کہ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے۔ جبکہ تیری قوم بگڑتے بگڑتے ایسی حالت تک پہنچ جائے گی کہ کچھ حصہ اس کا تجارت کی طرف جھک جائے گا۔ یعنی وہ مقصد حیات صرف دنیا کمانا قرار دے لے گا اور کچھ حصہ ایسا ہوگا جو لہو یعنی سستی اور غفلت میں مبتلا ہو جائے گا۔ گویا ایک حصہ عمل بد کی وجہ سے تجھے چھوڑ بیٹھے گا۔ اور ایک حصہ غفلت سستی اور بے عملی کی وجہ سے تجھے چھوڑ بیٹھے گا ...... اور تو اکیلا رہ جائے گا۔ کوئی دین کو پوچھنے والا نہ رہیگا۔ یہی وہ امر ہے جسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس شعر میں بیان فرمایا کہ ؎

ہر طرف کفر است جوشاں ہمچو افواج یزید
دین حق بیمار و بے کس ہمچو زین العابدین

یعنی کفر کی طاقتیں یزید کی افواج کی طرح احاطہ کئے ہوئے ہیں۔ اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا لایا ہوا دین زین العابدین کی طرح اکیلا ہے۔ جسے کوئی پوچھنے والا نہیں۔"

(خطبہ جمعہ ۲۹ مارچ الفضل ۱۹۳۵ء)

احمق ہے وہ انسان جو قادیان کی واپسی سے مایوس ہوتا ہے۔ قادیان خدا کے فضل سے احمدیوں کو مل کر رہے گا۔ دنیا کی کوئی طاقت ہم کو قادیان لینے سے روک نہیں سکتی۔ کیونکہ خدا تعالےٰ کا وعدہ ہے کہ قادیان کو وہ احمدیوں کے سپرد کرے گا۔ زمین و آسمان ٹل سکتے ہیں پر خدا کے وعدہ نہیں ٹل سکتے۔ یہ نیا مرکز احمدیت قائم ہونا تھا اور ہو کر رہنا تھا۔ اس موجودہ جگہ (ربوہ) میں نہ ہوتا تو کسی اور جگہ ہوتا۔ ہونا ضرور تھا۔ کیونکہ آج سے چودہ سال قبل جو کہا گیا تھا اسے پورا ہونا تھا۔ مبارک ہیں وہ جو احمدیت میں شامل ہو کر اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کریں؟

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پتہ مطلوب ہے

چوہدری نور محمد صاحب احمدی شہید ساکن کوہجہ ڈاکخانہ عالم پور ضلع جالندھر کی اہلیہ اور بچے آجکل کہاں ہیں۔ جہاں کہیں ہوں اپنے موجودہ پتہ سے نظارت امور عامہ جودھامل بلڈنگ لاہور کو اطلاع دیں۔ اگر اور کسی دوست کو ان کا پتہ معلوم ہو تو وہ بھی نظارت امور عامہ کو اطلاع دیں۔

نظارت امور عامہ

(۲) مبشر احمد صاحب دہلوی ولد بابو نذیر احمد صاحب دہلوی مرحوم سابق امیر جماعت احمدیہ دہلی اپنے پتہ سے آگاہ فرمائیں۔ خاکسار فضل الرزاق انجمن احمدیہ ڈھاکہ ۱۲ بخشی بازار ڈھاکہ پاکستان

وفات

چوہدری سیف علی صاحب امیر جماعت احمدیہ سرائے عالمگیر جو دو پندرہ گھنٹے کی علالت کے بعد ۲۸ ستمبر کو صبح دس بجے کے قریب اپنے مولا سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مرحوم نہایت ہی مخلص اور جانثار اور سنجیدہ کام کرنے والے وجود تھے۔ احباب مرحوم کی بخشش اور پسماندگان کیلئے صبر جمیل کی دعا فرمائیں۔ خاکسار عبد الصمد [illegible]

ہمارا خدا ایک زندہ خدا ہے اور اُس کی تمام صفات ازلی اور ابدی ہیں

(از مکرم محمد بشیر صاحب ڈپٹی زیروی از سیالکوٹ)

سیاست بہت جلد جلد کروٹیں لے رہی ہے۔ اور ہمیں نہیں معلوم کہ کل کیا ہو جائے گا۔ ایسے میں جبکہ تمام مسلمانانِ دنیا ایک عالمگیر مصیبت کی لپیٹ میں آئے ہوئے ہیں۔ دشمن بد سے بدترین ارادوں سے حملہ کی تیاریوں میں مصروف ہے۔ مادیت پرست اور محض مادی اسباب کا سہارا لینے والے مسلمان آج مایوسی کے ایک عمیق گڑھے میں گر رہے ہیں۔ اُن میں سے بعض کے چہروں سے مایوسی اور ان کے بشروں سے پریشانی ٹپکتی ہے۔ اُن کے دل بیٹھے جاتے ہیں۔ ان کی کمریں مارے احساس کمتری کے دوہری ہو گئی ہیں۔ اور اُن کے حوصلے پست ہو گئے ہیں۔ وہ جب بھی اپنے ہمعصروں میں بیٹھتے ہیں۔ نہایت ہی درد انگیز لہجے میں فرماتے ہیں۔ ”اب کیا ہو گا۔ ہم کیا کریں گے۔ ہم تو یتیم ہو گئے“ ایسے نازک دور میں قیادت عظمیٰ کی جدائی بیوفائی ہے۔ تمام دنیا کی اقوام الکفر ملۃ واحدۃ کے طور پر اسلام کے خلاف صف آرا ہیں۔ اور جہاں جہاں بھی کوئی مسلمان ہے۔ ان کے مظالم کا تختہ مشق بنا ہوا ہے۔ ہندوستان میں اگر نہرو اور پٹیل کی تعصب اور عناد کی پالیسی نے مسلمانوں پر عرصۂ حیات تنگ کر رکھا ہے۔ تو بلادِ عربیہ میں یہودی بڑی بڑی حکومتوں کی شہ پر مسلمانوں پر بے پناہ ظلم ڈھا رہے ہیں۔ اور ان حالات میں حضرت قائدِ اعظم کی وفات حسرت آیات ہمارے لئے ایک بہت بڑا ابتلا ہے کہ یہ وہ مردہ احساسات ہیں جو آج کل ہماری محفلوں کے مدوجزر دوراں ہیں لیکن اے کاش! مسلمان غور کریں کہ تمام ایسے احساسات اُن میں روحانیت کے فقدان کا نتیجہ ہیں ورنہ...... ایک زندہ مسلمان کا احساس ہمیشہ زندہ رہتا ہے۔ اس کے عزائم اور حوصلے کبھی پست نہیں ہوتے۔ مصائب ایک طوفان کی طرح آتے ہیں۔ اور ایک بگولے کی طرح اُٹھتے ہیں۔ مگر اس کے پائے ثبات میں ذرا بھی لغزش نہ پا کر گزر جاتے ہیں۔ وہ اس کوہِ گراں کی طرح اُن کا خیر مقدم کرتے ہوئے دیکھ کر اُس سے پہلو تہی کر جاتے ہیں۔

مرورِ زمانہ نے کس طرح ہم پر مادہ پرستی کے غلاف چڑھا دیئے ہیں۔ ہم آج کل محض ظاہری اسباب پر تکیہ لگائے بیٹھے ہیں۔ کاش ہم پہلے اسلاف کی طرف نگاہ اُٹھا کر دیکھیں۔ کہ جن پر مصائب کے پہاڑ ٹوٹ پڑے۔ لیکن اُن میں ذرا بھی انتشار پیدا نہ ہوا۔

حضرت قائدِ اعظم کا وجود یقیناً ایک مفید ترین وجود تھا۔ اس سے دشمن کانپتے تھے۔ اُس کے ہوتے ہوئے دشمن کوئی جارحانہ کارروائی کرنے سے ڈرتے تھے۔ اُس کی موجودگی میں مسلمانوں کو دشمن باوجود اپنی انتہائی کوششوں کے دھوکا نہیں دے سکا۔ اُس نے ایک عقدہ لاینحل کو نہایت ہی عمدگی سے حل کیا۔ اُس نے دشمن کو شکست فاش دے کر اپنی قوتِ ارادی سے دشمن کے کلیجہ کو پانی پانی کر دیا۔ لیکن مسلمانو! ایسے وجود ہمیشہ بنیادیں ہی رکھنے کے لئے آتے ہیں۔ وہ محض بیج بونے کے لئے ہی مقرر کئے جاتے ہیں۔ ان کا کام معماری نہیں ہوتا چنانچہ قائدِ اعظم پاکستان کی مضبوط بنیادیں رکھ کر ہمارے حوالے کر گئے ہیں۔ اب آگے ہمارا کام شروع ہوتا ہے۔ کہ اس بنائے ہوئے نقشے کے مطابق اس کے ہی نقش قدم پر اُس کے ہی راہ پر گامزن ہو کر دشمن کو بتا دیں۔ کہ مسلمان شخصیت پرست نہیں بلکہ حق پرست ہے مسلمان کا خدا ایک زندہ خدا ہے۔ اور اُس کی صفات ازلی اور ابدی ہیں۔ وہ ایک کیا ہزار قائدِ اعظم پیدا کرنے کی بھی اپنے میں طاقت رکھتا ہے۔ اُس نے ہمیشہ مسلمانوں کی بروقت مدد کر کے دشمنوں پر غلبہ عطا کیا۔ اور وہ یقیناً اب بھی ہمارا ساتھ دے گا۔........ مسلمانو! ہمارا خدا وہ قادر خدا اور قیوم خدا ہے جس نے ابراہیم پر آگ ٹھنڈی کر دی۔ جس نے فرعون کے مقابلہ میں حضرت موسیٰ کو فتح دی۔ جس نے بدر کے میدان میں اپنے محبوب کی فرشتوں سے نصرت فرمائی۔ اور جس نے اُحد کی شکست فاش کو فتح میں بدل کر اپنی قدرت نمائی کا ثبوت دیا......... اس لئے یہ رونے دھونے اور پست ہمتی دکھلانے کا وقت نہیں۔ بلکہ حوصلوں کو بلند کرنے اور کمر ہمت کو باندھنے کا وقت ہے پہلے سے بھی زیادہ شدت سے ہمیں قربانیاں کرنے کے لئے اپنے آپ کو آمادہ کرنا ہے۔ اور ہمیں اپنے دشمن کو بتا دینا ہے۔ کہ ہم اپنے اُسی خدا کے بھروسے پر باطل کے خلاف نبرد آزما ہیں۔ جس کے سہارا پر قائدِ اعظم نے اس مہم کو شروع کیا.......... محمد صلعم کی وفات حسرت آیات پر مسلمانوں کو کیا کم غم تھا۔ عجیب کہ وہ دیوانوں کی طرح پھر رہے تھے۔ جب حضرت عمرؓ جیسے اولو العزم انسان بھی تلوار لیکر کھڑے ہو گئے تھے۔ کہ جو شخص رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو وفات یافتہ کہے گا۔ میں اس کی گردن اُڑا دوں گا اس وقت اللہ تعالیٰ نے اپنی نصرت فرمائی اور حضرت ابوبکرؓ کا نعرہ بلند ہو گیا جس نے مسلمانوں کو نہایت ہی بلند آواز سے مخاطب فرمایا کہ مسلمانو تم میں خدا کا زندہ کلام موجود ہے جو ہمیں پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ ”وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل“ کہ محمد صلعم اللہ تعالیٰ کے رسول تھے۔ اور اس سے پہلے تمام رسول گزر گئے ہیں۔ نیز فرمایا ”من کان یعبد اللہ فان اللہ حی لا یموت ومن کان یعبد محمدا فان محمدا قد مات“ کہ جو شخص خدا کی عبادت کرتا تھا۔ وہ دیکھ لے۔ کہ اس کے لئے موت نہیں۔ اور وہ زندہ ہے۔ اور جو محمد صلعم کی عبادت کرتا تھا وہ دیکھے کہ محمد صلعم فوت ہو گئے ہیں“

چنانچہ یہ وہ پُر معارف اور پُر حکمت کلام تھا۔ جس سے مسلمان پھر سے اپنی اصلی حالتوں کی طرف لوٹ آئے۔ اور پھر انہوں نے اپنے حوصلوں کو اس طرح بلند کیا۔ اور اپنی ہمتوں کو اس طرح استوار کیا۔ کہ تاریخ شاہد ہے۔ کہ انہوں نے اسلام اور خدا کے نام کی اشاعت کے لئے وہ وہ قربانیاں کیں کہ زمانہ آج تک اُن کی نظیر پیش کرنے سے قاصر ہے۔ اور پھر وہ مٹھی بھر مسلمان عرب کی چار دیواری سے اس طرح نکلے کہ ساری دنیا پر لوائے اسلام کو لہرایا۔ آج پھر اسلام کا دوبارہ احیاء ضروری ہے۔ اگر خدا کے وعدے سچے ہیں۔ اور یقیناً سچے ہیں۔ تو پھر مایوس ہونے کا کونسا مقام ہے۔ وہ ہمیشہ ضرورت زمانہ کے مطابق ہمیں راہنما عطا کرتا چلا آیا ہے۔ اور اپنی سنت کے مطابق اب بھی ہمارے ساتھ وہی سلوک کرے گا۔

میرا تو ایمان ہے۔ کہ اگر آج بھی خدا زندہ ہے زندہ خدا ہے۔ جس طرح محمد صلعم کے وقت زندہ تھا۔ **اور یقیناً زندہ ہے۔** اگر آج بھی خدا کا زندہ کلام ہم میں موجود ہے۔ اور یقیناً ہے۔ تو پھر آج بھی اللہ تعالیٰ ہماری پہلے مسلمانوں کی طرح نصرت فرمائے گا۔ جس طرح اُس نے محمد صلعم کے وقت میں فرمائی تھی۔ وہاں ہمیں اپنے حوصلوں کو ویسے ہی بلند کرنا ہو گا۔ ہمیں اپنے خدا پر ویسا ہی ایمان لانا ہو گا۔ اور ہمیں اپنے رب کے لئے ویسی ہی غیرت دکھانی ہو گی۔ جس طرح محمد صلعم کے وقت کے مسلمانوں نے دکھائی۔ خدا زندہ ہے اور یقیناً زندہ ہے۔ محمد صلعم کی پیشگوئیاں یقیناً پوری ہوئی ہیں۔ اسلام نے تمام ادیان پر غلبہ حاصل کرنا ہے۔ اور تمام دنیا پر پرچم اسلام نے ایک وقت لہرایا جانا ہے۔ پس جب یہ سب کچھ حق ہے۔ تو پھر مسلمانوں کو دنیا کی بڑی سے بڑی طاقت بھی مٹا نہیں سکتی مسلمان بڑھیں گے۔ پھولیں گے۔ اور تمام دنیا پر قرآن کی حکومت ہو گی۔ پس آؤ! ہم اپنے رب سے صلح کریں۔ اُس کی رضا سے راضی ہوں اور تمام ہمت، اور تمام قوت کے ساتھ اُس کے محبوب نام کی اشاعت کے لئے کمربستہ ہو جائیں۔ تا خدا اپنے پورے جاہ و جلال کے ساتھ ہم پر ظاہر ہو کر ہماری نصرت فرمائے اور ہمارے دشمنوں کو ناکام و نامراد کرے۔ اے ہمارے رب ہماری ہر زندگی میں نصرت فرما اور ہمیں اور ہمارے استادوں کو توفیق بخش کہ وہ سب کام تیری رضا......

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بھٹے کا کام کرنے والے متوجہ ہوں

جو دوست مرکز احمدیہ پاکستان ”ربوہ“ میں بھٹہ تیار کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ وہ فوری طور پر اطلاع دیں کہ وہ مرکز میں کم سے کم کس نرخ پر کچی و پختہ اینٹیں مہیا کر سکتے ہیں۔

تجارتی لکڑی کے کام میں مہارت رکھنے والے دوست بھی فوری طور پر اطلاع دیں۔ کہ وہ مختلف قسم اور مختلف سائز کی عمارتی لکڑی کس کس نرخ پر ربوہ میں مہیا کر سکیں گے۔ (سیکرٹری تعمیر کمیٹی مرکز احمدیہ پاکستان)

ضروری اعلان

بعض لوگ سیکرٹری تعمیر کمیٹی کے نام منی آرڈر بھجوا دیتے ہیں۔ ان کی اطلاع کی خاطر عرض ہے۔ کہ وہ رقم محاسب صدر انجمن احمدیہ کے نام مد تعمیر مرکز ربوہ میں بھجوایا کریں:۔ (سیکرٹری تعمیر کمیٹی مرکز احمدیہ پاکستان)

نظارت تعلیم و تربیت نے ”ربوہ“ میں اپنا کام شروع کر دیا ہے

احباب کو علم ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کا نیا مرکز ”ربوہ“ میں قائم ہو چکا ہے خدا تعالیٰ کے فضل سے نظارت تعلیم و تربیت نے یہاں باقاعدہ اپنے دفتر کا کام شروع کر دیا ہے۔ تمام دوست اپنی ڈاک مندرجہ ذیل پتہ پر بھجوائیں۔ ناظر تعلیم و تربیت ربوہ معرفت پوسٹ ماسٹر صاحب چنیوٹ (ضلع جھنگ)

(ناظر تعلیم ربوہ)

احباب محتاط رہیں

ایک صاحب جالندھر چھاؤنی کے قریب کسی گاؤں میں اپنی سکونت بتاتے ہیں۔ جہاں وہ دکانداری کرتے تھے اپنے آپ کو احمدی بتاتے ہیں۔ اپنی تکلیف کا اظہار کر کے امداد کا خواہاں ہوتے ہیں۔ ایک دوست ان کی اس سقیم الحالی اور پھٹے پرانے کپڑے دیکھ کر ان کی امداد کی غرض سے اپنے پاس لے گئے۔ اور حسب توفیق امداد بھی کی۔ لیکن چلتے وقت وہ اُن کی نقدی اور کچھ کپڑے لے کر چلے گئے۔ احباب اُن سے محتاط رہیں۔

حلیہ یہ ہے:۔ نام کریم الدین۔ پیشانی تنگ۔ پتلا۔ دبلا۔ رنگ کالا۔ عمر تقریباً پچاس سال۔ سامنے کے دانت اونچے ہیں:۔ (ناظر امور عامہ)

عرب جہاز کو گرانے کی ذمہ داری

تل ابیب ۲۹ ستمبر۔ گذشتہ اتوار کو ایک عرب جہاز کو گولی مار کر گرا دینے کی ذمہ داری کا اسرائیل نے اعتراف کیا ہے۔ اس حادثہ کی وجہ سے دو برطانوی صحیفہ نگار ہلاک ہو گئے تھے۔ یہ کہا گیا ہے کہ شبہ پیدا ہوا ہے کہ یہ جہاز یہودی صفوں کی دیکھ بھال کر رہا ہے۔ (اسٹار)

شامی وزارت دفاع کی عرب مہاجرین کیلئے خدمات

دمشق ۲۹ ستمبر۔ شام کی وزارت دفاع نے یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ وہ عرب مہاجرین کو شامی گیہوں کثیر تعداد میں پہنچانے اور تقسیم کرنے کا کام کرے گی۔ (اسٹار)

معین نواز جنگ کے نام نظام کا خط ابھی تک نہیں پہنچا

پیرس ۲۹ ستمبر۔ گذشتہ ہفتہ یہ اطلاع موصول ہوئی تھی کہ نظام نے حیدرآباد کے وزیر خارجہ نواب معین نواز جنگ کو ایک خط روانہ کیا ہے جس میں موجودہ حیدرآبادی وفد کی واپسی کا حکم دیا گیا تھا۔ ابھی تک یہ خط پیرس نہیں پہنچا ہے۔ حیدرآباد کے ایک ترجمان کے بیان کے مطابق اس کے یہاں پہنچنے میں چند دن لگیں گے۔ یہ بات معلوم ہے کہ یہاں چند دستاویزات پہنچی ہیں۔ ان میں سے بہت سی دستاویزوں پر نظام کے دستخط ہیں لیکن حیدرآبادی ترجمان نے نواب موصوف کے اس شک کا اظہار کرتے ہوئے اشارہ سے کہا کہ "ہمیں یہ شبہ نہیں ہے کہ یہ دستخط ہز ہائی نس کے ہی ہیں۔ لیکن آیا انہوں نے یہ دستخط آزادانہ طور پر اپنی مرضی سے کئے ہیں یہ ایک دوسرا معاملہ ہے۔

کل صبح نواب معین نواز جنگ نے جنرل اسمبلی برطانوی وفد کو ایک پیغام بھیجا۔ کچھ ہی دیر کے بعد سر الیگزینڈر کیڈوگن باہر برآمدہ میں آئے۔ اور نواب صاحب کے ساتھ بہت دیر تک باتیں کرتے رہے (اسٹار)

تیس لاکھ پونڈ کا وصیت نامہ

لندن ۲۹ ستمبر۔ لندن کے ایک طبیب دان خصوصی نے قانونی نمائندوں کی ایک مجلس میں مراقبہ کیا اور ایک سائنسدان نے ہنگریز بیوٹنگ مشینوں کی وارث مسز ڈیلری ایگزینڈر کی ۳۰ لاکھ پونڈ کا وصیت نامہ تلاش کرنے کی کوشش کی جلد ہی ایک اور تجربہ کیا جائے گا۔ (اسٹار)

عراقی سفیر کا استعفیٰ منظور کر لیا گیا

بغداد ۲۹ ستمبر۔ ایک شاہی فرمان کے ذریعہ عراق کے واشنگٹن میں مقیم سفیر علی عزوت العلوچی کا استعفیٰ منظور کر لیا گیا۔ (اسٹار)

امریکی برطانوی علاقہ میں جرمنوں کی اتحادیوں کیخلاف جدوجہد

لندن ۲۹ ستمبر۔ جرمنی پر سے اتحادیوں کی گرفت کو کمزور کرنے کے لئے جرمنی میں مغربی علاقوں کے باشندوں نے ایک نئی مہم شروع کی ہے جس خاص دلیل سے وہ اپنی امیدیں باندھتے ہیں۔ وہ یہ ہے کہ ان علاقوں پر قبضہ رکھنے کے لئے اخراجات کی وجہ سے بحالی کے اقدام بیکار ہو جاتے ہیں۔ اس مہم کی ابتدا مغربی علاقوں کے وزیر خزانہ ڈاکٹر ہینٹرل نے فرینکفرٹ میں اقتصادی پارلیمنٹ کے اجلاس میں کی۔ یہ ظاہر کرتے ہوئے کہ مغربی اتحادیوں کے قبضہ کی وجہ سے جرمن باشندوں کو ۲½ کروڑ پونڈ یا اس علاقہ کی نصف آمدنی کا بار برداشت کرنا پڑ رہا ہے۔ انہوں نے یہ مطالبہ کیا کہ جرمنی کی صنعت پر سے تمام پابندیاں دور کر دی جائیں۔ اور بڑے کارخانوں کا توڑنا بند کر دیا جائے۔ اہم ضرورت کی چربی کی بہم رسانی بڑھانے کے لئے ویل مچھلی کے شکار کا ایک بیڑہ قائم کرنے کی اجازت دی جائے۔

ڈاکٹر ہینٹرل نے تالیاں بجاتے ہوئے حاضرین سے کہا۔ کہ جب تک یہ مطالبات پورے نہیں کئے جائیں گے۔ نئی مغربی پارلیمنٹ آئندہ کے لئے ذمہ داری قبول نہیں کر سکتی (اسٹار)

اقوام متحدہ روسی پروپیگنڈا کا پلیٹ فارم ہے!

مغربی طاقتوں سے واک آوٹ کرنے کا مطالبہ

لندن ۲۹ ستمبر۔ اخبار ڈیلی میل ایک اداریہ میں رقمطراز ہے۔ کہ اقوام متحدہ اب ایک پریشان کن بدخوئی کا موضوع بن گئی ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ حقیقت یہ ہے کہ اقوام متحدہ روسی پروپیگنڈا کا ایک پلیٹ فارم بن گئی ہے وہاں ہر تعمیری نظریہ کو بیکار بنا دیا جاتا ہے اور عالمگیر مصائب اور شورش کی ابتدا کی جاتی ہے وہاں سیاست دان جمع ہو کر ایک دوسرے پر الزام تراشتے ہیں۔ ایسی صورت میں ہم کہتے ہیں کہ اقوام متحدہ اپنی موجودہ صورت میں اس کے لئے ایک خطرہ بن چکی ہے ختم ہو جانا چاہیئے اور اس کے خاتمہ کا وقت ہے۔ روس کے ساتھ مفاہمت کی امیدیں منقطع کی جا چکی ہیں۔ مشرق و مغرب علیحدہ ہو چکے ہیں۔ اقوام متحدہ کا نام برعکس نام زنگی کافور کا مصداق بن گیا ہے۔ اخبار نے کہا ہے کہ بہرحال روس اقوام متحدہ سے واک آوٹ کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا ہے۔ اگر یہ صورت ہے تو مغربی طاقتوں کو خود ہی واک آوٹ کر جانا چاہیئے انہیں اپنی انجمن الگ بنا لینی چاہیئے مغربی یونین کو برقرار رکھنا چاہیئے۔ اور سے زیادہ مضبوط بنانا چاہیئے لیکن اسے مغربی اقوام متحدہ کے ادارہ کا ایک حصہ ہونا چاہیئے۔ اقوام متحدہ کی جگہ مغربی انجمن اقوام متحدہ قائم ہونی چاہیئے۔ (اسٹار)

حکومت سندھ زراعت پیشہ لوگوں کو قرضہ دے گی

کراچی ۲۹ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت سندھ اس سال ربیع کی فصل کے لئے ایک کروڑ روپے کا قرض دیگی اس روپے میں وہ ۴۳ لاکھ روپے کا وہ قرض شامل نہیں ہے۔ جو خریف کی فصل کے لئے دیا جا چکا ہے۔

قرض کے روپے میں سے اکثر حصہ بیجوں کی شکل میں دیا جائے گا۔ بیج خریدے جا چکے ہیں۔ اور تقسیم کے لئے مختلف مراکز میں بھیجے جا رہے ہیں۔ اس رقم میں سے کچھ روپیہ نقد دیا جائے گا۔ لیکن یہ اس علاقے کے لوگوں کو دیا جائے گا۔ جہاں کہ فصل تباہ ہو چکی ہے۔ یہ نقد رقم باقی ماندہ فصل کی حفاظت کے لئے دی جائے گی۔ اگرچہ یہ قرض تمام صوبے کے لئے ہے۔ تاہم دادو، سکھر اور دادو کے اضلاع کا خاص خیال رکھا جائے گا۔ کیونکہ اس علاقے میں سیلاب سے کافی نقصان ہوا ہے۔

ربیع کے بیج بلا سود دیئے جائیں گے لیکن شرط یہ ہوگی۔ کہ جن زمینداروں کی خریف کی فصل سیلاب سے تباہ ہو گئی ہے یا وہ ۲۰ یا اس سے کم ایکڑ زمین میں کاشت کرتے ہیں۔ دیگر زمینداروں کو ۴½ فیصدی سود دینا پڑے گا۔ قرض کو ۱۹۴۹ء کے جون تک وصول کیا جائے گا۔ (اسٹار)

ثالث کے قتل کے متعلق قائم مقام ثالث کی رپورٹ

بیت المقدس ۲۹ ستمبر۔ قائم مقام ثالث رالف بنچ نے سلامتی کونسل کو کاؤنٹ برناڈوٹ کے قتل کے متعلق دو ہزار الفاظ پر مشتمل ایک رپورٹ روانہ کی ہے۔ قاتلوں کو گرفتار کرنے کے لئے جو احکامات جاری کئے گئے ہیں۔ ان کے متعلق یہودی حکام کی طرف سے کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔

جہاں تک عرب پناہ گزینوں کا تعلق ہے یہ اعلان کیا گیا ہے کہ جنگ کے اختتام کے کم از کم دس سال بعد تک ان کو امداد دی جائے گی۔ (اسٹار)

عرب لیگ کا اطالیہ سے احتجاج

قاہرہ ۲۹ ستمبر۔ یہ اطلاع موصول ہونے کے بعد بہت سے یہودیوں اور اسلحہ لیکر ایک جہاز جنیوا سے فلسطین جا رہا ہے عرب لیگ نے اطالیہ کو ایک احتجاجی نوٹ روانہ کیا ہے۔ اور اقوام متحدہ کے ثالث کو مطلع کر دیا گیا ہے (اسٹار)

عرب لیگ کی جنرل اسمبلی کا اجلاس

قاہرہ ۲۹ ستمبر۔ عرب لیگ کا سیکرٹریٹ، اسکندریہ سے قاہرہ منتقل کر دیا گیا ہے۔ سیاسی کمیٹی مختلف کمیٹیوں کی رپورٹوں پر غور کرنے کے لئے اکتوبر کے تیسرے ہفتہ میں لیگ کی جنرل اسمبلی کا اجلاس منعقد ہو رہا ہے۔ (اسٹار)

مغربی یورپ کی اسلحہ بندی

لندن ۲۹ ستمبر۔ امریکہ کا آئندہ سال کا دفاعی پروگرام زیر ترتیب ہے۔ واشنگٹن کی اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ اس بات کا امکان ہے۔ کہ اس پروگرام میں مغربی یورپ کی اسلحہ بندی کے لئے ۲ ارب ڈالر مقرر کئے جائیں گے۔ توقع ہے کہ جلد ہی واشنگٹن سے اعلان کیا جائے گا جس میں امریکہ کے دوران جنگ کے قاعدہ کی طرح مغربی یورپ کے لئے ادھار پٹہ کا طریقہ پھر سے جاری کرنے کا اعلان ہوگا۔

مبصرین کا خیال ہے۔ کہ جس طرح موسم سرما کے دوران میں عالمگیر سیاسی صورت حال کے خراب ہونے کی وجہ سے کانگرس میں مارشل پلان کے منظور ہونے میں ... تھی۔ اسی طرح مزید خراب صورت حالات اسلحہ بندی کے اخراجات پورے کرنے کے لئے ادھار پٹہ کے طریقہ یا کسی اور قسم کی امدادی منظوری کے لئے راستہ ہموار کر دے گی جو ہم اس خیال کو چونکہ اسلحہ بندی معتدل قسم کی ہوگی۔ اس لئے اس کے اخراجات بھی کم ہوں گے۔ سیاہ فوق حلقوں میں زیادہ اہمیت نہیں دی جا رہی ہے۔

اخبار فائنانشل ٹائمز رقمطراز ہے کہ جبکہ فوری کوشش اوسط درجہ کی ہوگی۔ یہ توقع ہے کہ یہ زور پکڑتی جائیگی۔ اور برطانوی اقتصادیات کے لئے اول نمبر کی اہمیت اختیار کرے گی۔ (اسٹار)

صداقت احمدیت کے متعلق

تمام جہان کو چیلنج معہ ڈیڑھ لاکھ روپیہ کے انعام ... اردو یا انگریزی میں کارڈ آنے پر مفت

عبد اللہ الہ دین

سکندر آباد۔ دکن

نارتھ ویسٹرن ریلوے

نوٹس

گذشتہ نوٹس کے سلسلہ میں اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ والٹن ٹریننگ سکول میں "سگنلروں" کی تربیت کے لئے درخواستیں موصول ہونے کی تاریخ میں ۲۵ ستمبر ۴۸ء سے ۹ اکتوبر ۴۸ء تک توسیع کر دی گئی ہے مخصوص فارموں پر یہ درخواستیں ۹ اکتوبر ۴۸ء تک مقامی ریجنل ایمپلائمنٹ ایکسچینج کے ذریعے جنرل منیجر (پرسونل) این۔ ڈبلیو۔ آر۔ ریلوے لاہور کے نام آنی چاہئیں۔

ڈپٹی جنرل منیجر (پرسونل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بہاولپور کی سرحدوں کے دفاعی انتظامات

لاہور ۳۰ ستمبر۔ موثق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ پاکستان میں شامل ہونے والی ریاست بہاولپور کے دفاعی نظم ونسق کا معاملہ آجکل حکومت پاکستان کی خاص توجہ کا مرکز بنا ہوا ہے حکومت پاکستان اس سلسلے میں سب سے پہلے بہاولپور ریاست کی اُن سرحدوں پر دفاعی انتظامات کے سلسلے میں قدم اُٹھائے گی۔ جو ہندوستان یونین سے ملتی ہیں۔ (نامہ نگار خصوصی)

برطانی خطابات نہ لکھے جایا کریں

کراچی ۳۰ ستمبر پاکستان کے جرائد و رسائل کے مدیران کی کانفرنس کا جو اجلاس حال ہی میں پاکستان کے دارالحکومت میں منعقد ہوا ہے اُس میں باتفاق رائے یہ ریزولیوشن پاس کیا گیا کہ پاکستان کے افسروں اور دیگر اکابر و ارکان سے ساتھ وُہ خطابات نہ لکھے جایا کریں۔ جو انہیں حکومت برطانیہ نے انعام کے طور پر یا کسی خدمت کے عوض عطا کئے ہیں۔
اسی فیصلہ پر عوام کے خطابات کے سلسلے میں بھی عمل کیا جائیگا (نامہ نگار خصوصی)

(بقیہ صفحہ اوّل)

پیشقدمی کرنے کے ارادے سے اپنی چوکیوں سے آگے نکل آئے۔ تو آزاد فوج کے سپاہیوں نے جو ان کی تاک میں بیٹھے تھے ان سے اُلجھ کر پیشقدمی کو روک دیا۔ عین اسی وقت آزاد فوج کے دو اور دستوں نے مخالف سمتوں سے آکر ہندوستانی فوج کو گھیرے میں لے لیا اور مارٹر گنوں کی زد میں لے کر بہت جانی نقصان پہنچایا۔ بہت سا اسلحہ بھی ہاتھ لگا۔ ٹیٹوال کے محاذ پر گشتی سرگرمیاں بدستور جاری ہیں۔ اور ہمارے دستے دشمن کی حدود میں دور دور تک جا کر حالات کا جائزہ لیتے رہتے ہیں۔
کامری کے محاذ پر بھی ہماری فوجوں نے بہت سرگرمی دکھائی۔ اور دشمن پر اچانک حملے کر کے کافی نقصان پہنچایا۔ پونچھ کے محاذ پر کسی خاص واقعہ کی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔

شراب کی کلیۃً ممانعت

لاہور ۳۰ ستمبر آج آدھی رات سے صوبہ سرحد اور مغربی پنجاب میں مسلمانوں کے لئے شراب کی کلیۃً ممانعت ہو جائے گی۔ اندازہ ہے کہ اس سے ۲۲ لاکھ اور ۵۰ لاکھ روپے کا علی الترتیب خسارہ ہوگا۔ جسے دوسرے ذرائع سے پورا کیا جائے گا۔

عرب لیگ میں پاکستان سے ہمدردی کا رجحان ترقی کر رہا ہے

ہندوستان کی نمائندہ مسز پنڈت کا شکوہ

پیرس ۳۰ ستمبر۔ مجلس تحفظ کے اجلاس میں حیدرآباد کے متعلق مباحثہ میں فارس بے الخوری کی مداخلت کے متعلق ہند کی نمائندہ خصوصی مسز پنڈت نے اسٹار پر اس خطرہ کا اظہار کیا کہ عرب لیگ کی پالیسی پان اسلامزم کی جانب جھکتی جا رہی ہے اور اپنے ایشیائی قومیت کے پہلے نظریہ سے ہٹتی جا رہی ہے انہوں نے کہا کہ اس وقت اس کی علامات یقیناً غیر واضح نوعیت کی ہیں۔ اور انہوں نے اس توقع کا اظہار کیا کہ یہ خطرہ بے بنیاد ثابت ہوگا۔ فارس بے الخوری اور امیر ارسلان دونوں نے واضح اور غیر مبہم طور پر یہ ظاہر کیا کہ شام کی حکومت نے کشمیر اور حیدرآباد کے معاملوں پر قطعی طور پر غیر جانبدار رہنے کی ہدایت کی ہے۔
فارس بے نے کہا کہ "میں نے صرف یہ دریافت کیا تھا کہ ہمیں یہ معلوم کرنا چاہیئے کہ آیا نظام دکن درحقیقت اپنی مرضی پر آزادانہ طور سے عمل کر رہے ہیں یا نہیں میرا یہ خیال تھا کہ مثال کے طور پر یہیں سے کوئی غیر جانبدار قونصل نظام کے ساتھ پرائیویٹ انٹرویو کرنے کے لئے حیدرآباد جا سکتا ہے جہاں تک میرا خیال ہے اس کا نتیجہ ہند یا حیدرآباد کسی ایک کے ہی حق میں نکل سکتا ہے۔"
امیر ارسلان نے مزید کہا کہ شام ہند کی جانب سے معاندانہ جذبات نہیں رکھتا ہے بلکہ اس نے ایسے سوالات دریافت کرنے سے پرہیز کیا ہے جو حیدرآباد کی حالت سُنکر قدرتی طور پر دل میں پیدا ہوتے تھے اور اُس نے اطلاعات حاصل کرنے کے ایک غیر جانبدارانہ سوال پر اپنے آپ کو سختی کے ساتھ غیر جانبداری پر قائم رکھا ہے۔
مسز پنڈت نے جو نکتہ اُٹھایا تھا۔ وُہ یہ تھا کہ انہیں خیال تھا کہ اگرچہ کوئی ایسا سبب نہیں تھا جسے ہند کے متعلق عرب لیگ کی پالیسی میں تبدیلی کے جواز میں پیش کیا جا سکے لیکن ہند کے *

* بہت سے باشندوں کو یہ محسوس ہوتا تھا کہ کشمیر اور حیدرآباد دونوں کے معاملہ میں پہلے کی غیر جانبدارانہ پالیسی میں تبدیلی پیدا ہو گئی ہے۔ یہ محض ایک قیاس کے علاوہ کچھ نہیں تھا اور غالباً اب بھی اس کی اس سے زیادہ کچھ اہمیت نہیں ہے۔
مسز پنڈت نے اس بات کا اعادہ کیا کہ پہلے عرب لیگ ہند کی آزادی اور قومیت کی حمایت کرنے کا رجحان رکھتی تھی اور تقسیم ہند کے متعلق اس نے سختی کے ساتھ غیر جانبداری اختیار کی تھی۔
انہوں نے اس خیال کا اظہار کیا کہ اس بات کی علامات موجود ہیں کہ یہ غیر جانبداری کمزور ہو گئی ہے اور جب سے ہند نے گذشتہ سال اسمبلی کے اجلاس میں پُرخلوص طور پر فلسطین کے متعلق قلیل التعداد ممبروں کی رپورٹ کی حمایت کی ہے یہ غیر جانبداری پاکستان کی حمایت میں کم ہوتی جا رہی ہے۔ غالباً عرب حکومتیں یہ سمجھتی ہیں کہ انہیں پاکستان سے براہ راست تعلقات قائم کر کے زیادہ فائدہ ہوگا۔ حالانکہ دُنیائے عرب کو اپنے تعلقات پورے ہند و پاکستان سے قائم کرنے ہی میں نفع ہے مسز پنڈت نے اس توقع کا اظہار کیا کہ اس کا مطلب ایشیا کی قومی آزادی کی عام تحریک سے الگ کسی پان اسلامی تحریک کی ترقی نہیں ہوگا (اسٹار)

برلن کے ۵۰ ہزار باشندوں کو مغربی علاقے میں منتقل کیا جائیگا

لندن ۳۰ ستمبر۔ اگر روسیوں نے برلن کا محاصرہ سردیوں کے زمانے میں بھی جاری رکھا تو ایک اسکیم کے تحت برلن کے ۵۰ ہزار باشندوں کو مغربی جرمنی کے علاقے میں منتقل کیا جائے گا پیرس کی اطلاع میں اس کے متعلق یہ بتلایا گیا ہے کہ وہ جہاز جو برلن کو سامان رسد پہنچا رہے ہیں۔ واپسی میں برلن کے باشندوں کو لایا کریں گے۔ کہا جاتا ہے کہ اس قسم کی منتقلی سے برلن میں رسد پہنچانے کا کام بہت آسان ہو جائے گا۔ (اسٹار)

لندن میں پاکستان ہاؤس کی نئی عمارت

لندن ۳۰ ستمبر۔ لندن میں پاکستان ہاؤس کے ایک ترجمان کا بیان ہے کہ اگرچہ ابھی پاکستان کو لونڈز اسکوائر میں نمبر ۳۳-۳۵ اور ۳۶ کے لئے ۔۔۔۔۔۔۔ دستخط کرنا باقی ہے لیکن لندن میں اپنے دولتی نمائندوں کے لئے اس جدید عمارت کی خریداری تقریباً ۹۰ فیصدی یقینی ہو گئی ہے اس عمارت کی قیمت خرید ۵۰ ہزار پونڈ سے کم ہوگی۔ لیکن ابھی تبدیلیوں کے اخراجات بھی جمع کرنا پڑیں گے
موجودہ تجویز یہ ہے کہ پاکستان تقریباً ۲ ماہ کے بعد اس عمارت پر قابض ہو جائیگا دولتی وقار کے اعتبار سے لونڈز اسکوائر یقیناً موجودہ مقام سے بہتر جگہ ہے موجودہ جگہ کو لندن میں پاکستان کے پہلے ہائی کمشنر کی حیثیت سے مسٹر رحمت اللہ کی تقرری کے بعد بہت عجلت میں حاصل کیا گیا تھا۔ اور کبھی اسے اطمینان بخش یا عارضی جائے قیام سے زیادہ نہیں سمجھا گیا۔ اسی لئے وہاں تین مکانات جن میں مسٹر رحمت اللہ ان کی بیگم اور اسٹاف کے ممبر سکونت پذیر ہیں محدود عرصہ کیلئے حاصل کئے گئے تھے۔
یہاں بہت سے آدمی رہتے ہیں۔ اور پاکستان ہاؤس کے ترجمان کے لفظوں میں "اسٹاف پناہ گزینوں کی طرح رہتا ہے۔"
دوسری جانب لونڈز اسکوائر کی عمارت کشادہ ہے اور جدید طرز کی سُرخ اینٹوں کی بنی ہوئی ہے یہاں اسٹاف زیادہ اچھی طرح رہ سکے گا (اسٹار)

شاہ فیصل کی عمان میں آمد

عمان ۳۰ ستمبر۔ عراق کے شاہ فیصل آج یہاں بغداد سے تشریف لا رہے ہیں۔ وُہ ایک رات شاہ عبداللہ کے مہمان رہینگے اسکے بعد وُہ مصر روانہ ہو جائینگے اور وہاں سے اپنی تعلیم جاری رکھنے کیلئے برطانیہ روانہ ہو جائینگے (اسٹار)

گلوب پاشا کے اہم مذاکرات

بیت المقدس ۳۰ ستمبر گلوب پاشا کل یہاں دورے سے آئے تھے تو انہوں نے ص
ص لجنۃ العربیہ کے نائب کمانڈر محمد بے سے طویل گفت وشنید کی۔ گفتگو کے موضوع کا انکشاف نہیں کیا گیا۔ (اسٹار)

اشتراکی جاوا میں جھگڑا کرنا چاہتے ہیں

بٹاویا ۳۰ ستمبر۔ جاوا کے جمہوری حلقوں نے دعویٰ کیا ہے کہ ان کے پاس اس قسم کے ثبوت موجود ہیں۔ جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اشتراکیوں نے نومبر کے مہینے میں جاوا میں گڑبڑ کرنے کا پروگرام مرتب کیا تھا۔
مدیون کی بغاوت برما اور ملایا کے واقعات سے مشترک ہے یہ کہا جاتا ہے یہ بغاوت بھی اشتراکیوں کے جنوب مشرقی ایشیا میں گڑبڑ کرانے والے پروگرام میں شامل ہے (اسٹار)

عرب مہاجرین کیلئے ناروے کی امداد

قاہرہ ۳۰ ستمبر مصر کی ایک بندرگاہ پر ناروے سے آیا ہوا خوراک کا سامان اُتار لیا گیا ہے۔ ناروے نے عرب پناہ گزینوں کے لئے ایک سو پچاس ٹن سامان خوراک روانہ کیا ہے عنقریب آسٹریلیا سے ۵۰۰ ٹن آٹا پہنچنے والا ہے (اسٹار)

Digitized by Khilafat Library Rabwah